ضمیمہ البدر ۲ فروری
کل نفس ذائقۃ الموت
مرحوم
رحمت علی
احمدی
متوطن پنڈی کالو ضلع گجرات ۔ جائے وفات سمالی لینڈ مقام بربرا افریقہ
درمقام جنگ منجانب برٹش گورنمنٹ دام ظلہٗ

نظم

از تصانیف حضرة مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام

گر خدا از بنده خوشنود نیست — هیچ حیوانی چو او مردود نیست

گر سگ نفس دنی را پروریم — از سگان کوچه ها هم کمتریم

اے خدا اے طالبان را رہ نما — ایکه مهر تو حیات روح ما

سر رضای خویش کن انجام ما — تا برآید در دو عالم کام ما

خلق و عالم جمله در شور و شر اند — طالبانت در مقام دیگر اند

آن یکی را لا می بخشی به دل — وان دگر را می گذاری یا به گِل

چشم و گوش و دل ز تو گیرد ضیا — فائقت تو سر چشمهٔ فیض و هدی

دوستان خود را نثار حضرة جانان کنند — در رهِ آن یار جانی جان و دل قربان کنند

آن دلِ معشوق باشد را کاندر سینه ها جوید خفی — از پئے دین محمد ﷺ کلبهٔ احزان کنند

از تفتیش ها برون آید او مردان حق — خویشتن را از پئے اسلام سرگردان کنند

آنان که گشت کوچهٔ جانان مقام شان

ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام شان

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق

میرد کسیکه غیبت مرامش مرام شان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

معزز ناظرین !۔ مین اپنے معزز اور یگانہ دوست رحمت علی صاحب ڈاکٹر کے تذکرہ کو بذریعہ اخبار ایک ٹریکٹ کی صورت مین آپکی خدمتمین پیش کرتا ہون تاکہ آپکو انکی مذہبی تاریخ اور دینی حالت سے آگاہی ہو۔ اس آگاہی کی ضرورت کو مین اپنی محدود اور قابل تکمیل حالت کے فوری خوش پر حمل نہین کرتا کہ صرف ایک شخص سے محبت قلبی ہونے کی وجہ سے مین ان کے حالات درج اخبار کرون۔ بلکہ یہ ضرورۃ اس لئے بھی آپڑی ہے کہ خود حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے ان کی موت کے غم کو محسوس کیا ہے اور زبان مبارک سے ان کے اخلاص محبت
اور تقویٰ ظاہری اور باطنی نور پر مہر لگائی ہو اور ان کی موت کو اپنی جماعت
کا ایک نقصان قرار دیا ہے صحابہ کرام مین وہ شمار ہوئے ہین بلکہ ایک وحی الٰہی
کو آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ان کی طرف نسبت دی ہے جس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ مرحوم رحمت علی احمدی انوار و برکات کے وارث تھے چنانچہ امام
پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ یہ ہین جو کہ آپ نے یکم فروری سنہ ۱۹۰۴ کی سیر
اور قبل از عشا مجلس مین فرمائے

"وہ واقعی قابل تعریف آدمی تھا۔ اور ایک نمونہ تھا۔ اخلاص اور محبت
سے پر تھے تقویٰ بھی ان مین تھا اور نور سے ان کا منہ چمکتا تھا۔
حقیقت مین ایک آدمی ایسا فوت ہوا ہے کہ بظاہر اس جیسا پیدا ہونا
مشکل معلوم ہوتا ہے ایسے اخلاق اور محبت والے جماعت مین کم ہین خدا
تعالیٰ قادر ہے اس کی جناب مین کمی نہین وہ اور کسی طرح سے اس
نقصان کو پورا کر دیگا صحابہ کرام کس قدر شہید ہوتے تھے مگر تاہم کمی نہ ہوتی
تھی اسلام دن بدن پھیلتا ہی گیا فرمایا ۱۵ یا ۲۰ دن یا شاید ایک ماہ
کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا ایک وارث احمدی فوت

ہو گیا "

پھر جب کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بھائی حافظ روشن علی صاحب قادیانی نے ایک عریضہ برائے طلب رخصت حضرۃ اقدس علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اس کا یہ جواب تحریر فرمایا۔ جس سے عزیز رحمت علی مرحوم کے اعمال حسنہ کی عنداللہ قدر کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درحقیقت مجھ کو بھی ان کے فوت ہونے سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ایسا نیک بخت۔ مخلص۔ اور عالی ہمت جوان ہم سے جدا ہو گیا۔ ہزارون مین سے کوئی اس کی مانند ہو گا۔ لیکن تقدیر الٰہی سے کیا چارہ ہے اگر کوئی مصیبت ایسی ہوتی جو پہلے مجھ کو خبر ہوتی تو مین دعا کرتا مگر یہ ناگہانی امر ہے چاہیے کہ تمام عزیز خدا تعالیٰ کے فضل پر صبر کرین کہ صبر کا بہت اجر ہے اور آپ کو اجازت ہے کہ آپ چلے جاوین۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

۲۱ فروری ۱۹۰۴ء

پس اس سے ظاہر ہے کہ اپنے جس دوست مرحوم کی مذہبی تاریخ سے آپکو آگاہی دیجاتی ہے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہین ہے بلکہ وہ مبارک انسان ہے جس نے اپنے اخلاص۔ محبت۔ تقوائے۔ طہارت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے۔ خداتعالےٰ کی رضا مندی کی راہون مین قدم بڑہانے مین۔ اعمال صالحہ مین۔ بنی نوع انسان کی خدمت گزاری مین۔ اخلاق فاضلہ مین۔ صلہ رحمی مین۔ قرآن کریم کی اتباع مین۔ عبادت مین۔ ایمانی حالت مین آسمانی سرٹفکیٹ حاصل کیا ہے۔ عزیزو۔ پیارو۔ دوستو۔ اگر کوئی شخص میرے یا تمہارے نزدیک بہت متقی ہے اور بہمہ صفت موصوف ہے۔ اور مین ایک شخص کی نسبت اپنے قلم سے اس کی صلاحیت وغیرہ کے کتنے ہی سرٹفکیٹ شائع کرون تو اس سے وہ عنداللہ اور حقیقی طور پر ان تمام صفات حسنہ سے متصف نہین ہو سکتا اور باریک بین اور دقیقہ رس طبائع مین اس کی نسبت شکوک اور شبہات رہ سکتی ہین کہ شاید مضمون نگار نے بعض وجوہات پر اس کی مدح مین غلو کیا ہے۔ مگر جب خدا کا برگزیدہ اور مامور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنے نور فراست سے ایک شخص کا اخلاص اور محبت کی تعریف کرتا ہے اور اس کی موت کو جماعت کا نقصان قرار دیتا ہے اور خدائے پاک

کی ایک عظیم الشان وحی کو بھی اس کی طرف نسبت دیجاتی ہے تو وہ کوئی معمولی انسان نہین ہوسکتا وہ ضرور اس قابل ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جاوے تاکہ اس کا اسوہ حسنہ لوح قرطاس مین محفوظ رہکر آئندہ نسلون کے لئے ایک نشان اور قابل اتباع نمونہ ہو

مین بذات خود ایک ناچیز انسان ہون نہ مجھہ مین علمی استعداد ہے نہ وسعت علوم ہے نہ کوئی متقی پرہیزگار ہون اور نہ صاحب جاہ و جلال ہون مگر ہان خدا تعالی کا یہ فضل ضرور میرے شامل حال رہا ہے اور ہے کہ اس کے منتخب بندے ہمیشہ مجھپر محبت اور کرم کی نظر رکھتے ہین اور اب یہ بھی خدا تعالے کا فضل ہی ہے کہ البدر اخبار کے ذریعہ سے مجھے خدا تعالی کی برگزیدہ پاکیزہ اور ساحل فوز و نجات پر پنجہ مارنے والی احمدی قوم کی خدمت کا موقعہ ملا ہوا ہے خدا اسے برقرار رکھے اور اپنی رضا مندی کا موجب بناوے اور اسی فضل کے اظہار کے لئے مین یہ بیان کرتا ہون کہ مرحوم رحمت علی کی روح کو میری روح سے ایک خاص مناسبت تھی کہ جس نے پنجاب کے دو مختلف مقامون سے ہم دونون کو افریقہ کی سرزمین مین پہونچا کر باہم ملا دیا جس کا ذکر مین آئندہ اوراق مین انشاء اللہ تعالی کرونگا اور یہی وجہ ہے کہ تقاضائے بشری مجھے اس دوست کی جدائی کا بہت رنج ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن رضا قضا کے جس عالم مین ہمارے امام پاک کی تاثیرات ہمین کشان کشان لا رہی ہین وہ بھی ایک عجیب قابل سیر عالم ہے

لہ ہہہ ہا منہ م منھم ا

کہ جس میں دو متضاد چیزیں رنج و راحت ایک جا جمع ہو جاتی ہیں اور قلب دونوں

حالتوں کو محسوس کرتا ہے جس قلب میں ایک پیارے دوست کی جدائی کا یہ رنج

ہے اسی قلب میں اس کے ایمان سلامت لیجانے اور امام پاک کے مبارک زبان سے

نجات یافتوں کا سارٹیفکیٹ پانے اور ایک مبارک موت مرنے کی خوشی بھی ہے +

دینی خدمات کی بجا آوری کے لیے جو امنگیں ان کے قلب مطہر میں تہیں اور

جن کا ذکر وہ گاہے گاہے مجھ سے کیا کرتے تھے۔ جب ان پر خیال کیا جاتا ہے

تو ان کا عشر عشیر بھی ابھی انہوں نے پورا نہیں کیا تھا کہ خدا تعالےٰ نے ان کو

اپنے قرب وجوار میں جگہ دینے کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کی غیرۃ نے نہ چاہا

کہ وہ اس دنیا کے مخصوں میں زیادہ رہیں جب ان کی امنگوں کی یاد آتی ہے اور اگر وہ

زندہ رہتے تو دین کی خدمات کو جسکا نمونہ وہ اپنی اس تھوڑی سی زندگی میں دکھا

گئے ہیں کس کس طرح بجا لاتے اس کا خیال گزرتا ہے تو بے اختیار یہ شعر

زبان پر جاری ہو جاتا ہے +

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرۃ ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

پیارے رحمت علی تو اپنے اس رب کے پاس گیا جس کے فضل کے سایہ تلے

کہ ہم ہی ری ۔۔۔ اتاکلد

تو وہی پرورش پاکر سن بلوغ تک پہونچا تھا تجھے اپنے رب سے ملاقات مبارک ہو تو
اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ تیرا نورانی اور منور چہرہ اور جسد عنصری
تو اب اس دنیا مین قیامت تک نظر نہ آیگا لیکن وہ عمل صالحہ اور نیک دلی اور
مخلوق اللہ سے احسان و سلوک اور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت حضرت
احدیت کی طرف سے جو سرٹیفکیٹ تجھ کو عطا ہوا ہے وہ دقیقہ رس۔ قیافہ شناس
اور اہل بصیرت بندگان الٰہی کے دل و دماغ مین تیرے خط و خال کا نقشہ
جما دین گے ان باتون کو پڑھ پڑھ کر ہزارون ہون گے جو تجھ جیسا رحمت علی بننے
کی کوشش کرین گے مگر جو تو ہے وہ وہ نہ بن جا دین گے مبارک وہ
امام جس کے طفیل تجھے یہ درجہ حاصل ہوا مبارک وہ مان جس نے تجھے جنا اور
مبارک وہ باپ جس کا تو فرزند تھا اور مبارک وہ تیرے بھائی اور خویش
واقارب جنھون نے تیرے ذریعہ اور نصائح و پند سے اس امام پاک
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در دولت پر جبین نیاز رکھا۔ تیری جدائی سے دل
نڈھال ہے اور رقت کا غلبہ قلم کو آگے۔ چلنے نہین دیتا۔ اس لئے اس پر
بس کر کے اب مین سرزمین سومالی سے تیرے وفات کے آئے ہوئے خطوط
معہ اپنے مخدوم مولوی عبدالکریم صاحب کے ریمارک کے شائع کر کے تیرے

احمدی بھائیون کو آمادہ کرتا ہون کہ تیرے حق مین دعاے رحمت و مغفرت کرین جس سے تیرے درجات بلند ہون - آمین -

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

(خاکسار محمد افضل)

ہمارے عزیز بھائی رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ شہید ہو گئے

اللّٰھم یا ارحم الراحمین ارض عنہ وارضہ

کئی دنون سے پیسہ اخبار مین اس خبر کے انتشار نے شہید مذکور کے دوستون اور رشتہ دارون کو نعل در آتش کر رکھا تھا اور وہ امید و بیم کی حالت مین اس خبر کے صدق و کذب کی تحقیق مین مصروف تھے - مگر عادتاً امید کی طرف زیادہ تر میلان تھا ؎

آج ہمارے عزیز دوست سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج سول ڈسپنسری بربراسمالی لینڈ کے خط سے امید کی کمر بالکل ٹوٹ گئی اور ہمارے دلون کو اس بات پر یقین کرنے کا ناگوار اور تلخ پیالہ پینا پڑا ہی کہ اس بوم شوم کی دی ہوئی خبر درست تھی۔

سید جلال صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کافر نعمت سنگدل درویش کے بھالے سے وہ شہید ہوئے۔ جب کہ اس کے زخمون کو ڈریس کررہے تھے۔ مفصل کیفیت جو ہمچین تفصیل طلب قلوب کی پیاس کو بجھا سکتی سید صاحب ممدوح جزون کے مطلع کی تاریکی یا شدۂ اضطراب سے پیدا ہونے والی جلدی کے سبب سے تحریر نہین کرسکے۔ امید ہی کہ ہماری عزیز سید صاحب جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا۔ ہمارے اس انتظار اور قلق کے رفع کرنے کے لئے تابمقدور کوشش کرین گے +

شہید کی زندگی اگرچہ اس قدر مختصر ہی کہ طفولیت اور اٹھتی ہوئی جوانی کے جوشون کے وقت کو اگر اُس مین سے منہا کردیا جائے تو بہت ہی کم وہ حصہ رہ جاتا ہی جسے دنیا کے پرآشوب اور پُر فتن اور پرامتحان میدان مین لگاپوکرنیکا وقت کہا جاتا ہے۔ مگر ۲۷ یا ۲۸ برس کی تھوڑی سی زندگی مین اُن سے وہ کام

ظہور مین آ ے ۔ جو بڑی لمبی عمر اور دراز مجاہدون اور ریاضتون کے بعد بھی بہت ہی تھوڑے لوگون کے ہاتھون سے نکلا کرتے ہین ۔ مغفور مرحوم پرلے درجہ کے متقی تھے ۔ اُنہین جمعیت باطن ۔ سکینت اور ورع اس درجہ کی حاصل تھی کہ اُن سے گہری واقفیت رکھنے والے اُن کی ولایت کے صدق دل سے قائل تھے +

عین آغاز شباب مین جو جذبات اور شہوات کے خوفناک جوشون کا زمانہ ہوتا ہے وہ مشرقی افریقہ مین کئی سال تک رہے ۔ تنخواہ معقول ۔ پوری آزادی ۔ نہ بزرگون کا سایہ سر پر ۔ نہ اقربا کی رعبناک تصویر آنکھون کے سامنے ۔ ایسے اوقات ۔ اور ایسے میدانون مین جہان بہتون نے جان اور ایمان کے کیسے خالی کر دئے ۔ جہان اکثر آب آتشین کی پرزور رَو کے آگے بہ نکل کر عدم کے سمندر مین جا پہونچے اور بہتیرے دوسرے رنگون کی فسق و فجور مین مبتلا ہو کر نقد جان و ایمان کھو بیٹھے وہان ہمارے پیارے اور ماسوف رحمت علی نے ۔ زہد ۔ ورع ۔ تقویٰ ۔ طہارۃ اور ایمان باللہ کا وہ نمونہ دکھلایا جو ہم سلسلہ احمدیہ کے بزرگ اور مشہور راستبازون اور گذشتہ پاکبازون کے سوا کسی مذہب اور مشرب کے برتاؤ پر مین نہین پاتے اُن کی پاک اور متقیانہ زندگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جہان

جہاں وہ رہے محض اُن کے چال چلن کو دیکھکر بہت سے لوگوں نے
خدا تعالیٰ کے سچے خلیفہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو شناخت
کر لیا - یہ بالکل صحیح اور حق بات ہے کہ رحمت علی مصفا آئینہ تھے حضرۃ
مرسل اللہ علیہ السلام کے چہرہ مبارک کے دیدار کے لئے - ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - حضرۃ علیؓ کو - کہ ایک دل بھی تیرے
ذریعہ سے اگر سدھر جائے تو تجھے سرخ اونٹوں سے بہتر خیال کرنا چاہئے
مغفور رحمت علی کے ہاتھ سے بہت سی جانیں اس لعنت ابدی سے بچ گئیں
جو مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کے انکار اور کفر کے سبب سے نازل ہوتی ہے
میری طرف کئی دوستوں نے خطوط میں لکھا ہے کہ رحمت علی کے طفیل سے
اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت نصیب ہوئی کہ ہم سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ؛
یہ بات صحیح ہے کہ بعض فطرتوں میں اللہ کی طرف سے وہ مادہ جذب
رکھا ہوتا ہے جو انبیاء و مامورین کی جبلت میں مفطور ہوتا ہے - وہ
جہاں ہوتے ہیں - اکیلے اور مہجور رہ نہیں سکتے - وہ ضرور ایک جماعت
بنا لیتے ہیں - وہ اس قندیل کی طرح ہوتے ہیں - جسے موسم برسات
میں روشن کرنے سے ہزاروں پروانے ادھر ادھر سے گرد جمع ہو جاتے

ہین۔ ہمارے عزیز مرحوم رحمت علی ایسے لوگون مین سو ایک تھے۔ یہی
قوت جذب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین تھی۔ اس مقدس
جماعت نے دلون کو اپنے تقوے کے جذب سے مسخر کیا عجیب بات ہو
کہ جس قوم کی سرزمین پر اُن کی قاہر اور کو منصور و مظفر تلوار چلی اور ان کے
تختون کو انہون نے تختہ کر دیا وہی قومین ان کی راست بازی کی شرح صدر
سے قائل اور گرویدہ ہوگئین۔ یہ ایسی بات ہو کہ دنیا کی دوسرے فاتح
قومون کی تاریخ مین نہ جب اس کی نظیر موجود تھی نہ اب ہو۔ اللہ تعالی کا ہزار ہزار
شکر ہے اور ہمارے سلسلہ احمدیہ کو منجانب اللہ ہونے کی بے نظیر دلیل ہو کہ اس
طرح کی قوۃ قدسی ہماری جماعت کے اکثر احباب مین پائی جاتی ہو۔ بہتون نے ان
کے ہاتھون پر اُن کے سیرۃ کو مطالعہ کے بعد اپنی ناپاک زندگی سے توبہ کی اور سچے
تائب اور متقی بن گئے۔

خدا تعالے جس قوم کو ترقی دینا چاہتا ہو ان مین ترقی اور ابدی زندگی
کے موجبات اور اسباب پیدا کر دیتا ہو بڑا قوی سبب اور موجب جو درحقیقت
تمام مختلف اسباب کا نچوڑ ہے۔ تقوی ہے۔ اس پہلی برگزیدہ جماعت کو
جسے خدا نے دنیا کے لئے اسوہ بنانا تھا اپنی بزرگ کتاب مین بار بار یہی

فرمایا کہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون ۔ تمام قرآن شریف تقوی کی تاکید سے بھرا ہوا ہے ۔ آخرکار وہ تقوی ہی کی بدولت ان تمام دشمنوں پر غالب آگئے جو اپنی بدکاریوں اور ریاکاریوں کی بدولت خدا تعالی کی نظر مین مقہور اور مغضوب ٹھہر چکے تھے ۔ آج ہمارے زمانہ مین بھی خدا تعالے کے مرسل اور نبی کو صلوات اللہ علیہ وسلامہ بار بار یہی وحی ہوئی ہے کہ اپنی جماعت کو تقوی کی طرف بلا اور تقوی کی تاکید کر اس لئے کہ میرا مبارک وعدہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ تقوی کی شرط سے مشروط ہے

ہماری جماعت کے نوجوانون کے لئے ڈاکٹر رحمت علی شہید زندہ سبق چھوڑ گئے ہین ۔ خدا تعالی منہ کی چالاکیون اور لفاظیون کا شیدا و شیفتہ نہین ہوتا اس کی لطیف نگاہ دلون کی تہ تک جاتی ہے ۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس کا دل اس جان گداز فکر سے خالی نہ ہو کہ اب تک اس نے تقوی طہارت سے کہان تک حصہ لیا ہے اور اللہ تعالے نے اس کے انفاس کو کہان تک قوۃ قدسی اور پاک جذب سے بہرہ مند فرمایا ہے ۔ وہ اس غم سے پگھلتے رہین کہ کب وہ اللہ تعالی کی طرف سے شہدا علی الناس اور خیر امتہ ہوئے

کے مستحق ہون گے اور کب وہ وقت ہوگا کہ اپنی زندگی مین اپنے کانون سے رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کی شیرین آواز سن لین گے۔ مومن جوانمرد عالی ہمت ہوتا ہے چھلکو پر قناعت کرنا اور محض خشک لفظون پر ناز کرنا پست ہمت مجحوبون کا کام ہے۔

اب مین چاہتا ہون کہ پیارے رحمت علی کا آخری خط جو میرے نام آیا شائع کرون اس سے ان کے اخلاص اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے جو انہین خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی شاخوان کی طرف بھی اور نیز یہ خط اُن کی آخری یادگار کی حیثیت مین غرقت زدہ دلون کی تسکین کا موجب ہوگا اس کے بعد دوسرا خط سید جلال صاحب کا ہے جس مین وہ شہید کی طرز شہادت اور سیرت پر گفتگو کرتے اور چاہتے ہین کہ انہین خدا تعالی حضرۃ شہید کی سیرۃ سے حصہ بخشے۔ مین بھی دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی ہماری نوجوان سید صاحب کی دعا اور آواز کو سنے اور آرزو کو پورا کرے۔

آخر مین مین صدق دل سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالے رحمت علی کی والدہ ضعیفہ اور ان کے بھائی اور دوسرے رشتہ دارون کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(آمین)

عاجز عبدالکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدوم مکرم بندہ حضرۃ مولویصاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل الحکم کے ذریعہ مدرسہ کے متعلق حضرۃ رسالت مآب کا حکم عالی پہنچا جس کے پڑہنے سے بدن کانپ اُٹھا۔ مین بھی ان بدبختون مین سے ہون جو بسبب چند مشکلات جن کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو یہان آکر دیکھے اپنا مقرر کردہ ماہوار چندہ برابر نہین بھیجتا رہا اس لئے حضور کی خدمت عالی مین بھی عرض ہے کہ جناب اس نابکار کو براہ مہربانی اطلاع بخشین کہ سکول وکالج مین سنہ ۱۹۰۲ء وسنہ ۱۹۰۳ء مین میری طرف سے کس قدر روپیہ پہونچا ہے تاکہ جو کمی اس مین ہو وہ جسوقت موقع ملے پوری کر سکون۔ میری طرف سے پانچ روپیہ ماہوار کے حساب سے دوسال مین ایکسو بیس روپیہ ہونے چاہئین۔ مین وقتاً فوقتاً کچھہ روپیہ بھیجتا رہا ہون جس کا حساب میرے پاس نہین اس لئے آپ اگر حساب سے اطلاع بخش سکین تو ایک سو بیس مین سے جو کمی ہو وہ پوری کر دی جاوے۔

آخر دسمبر مین پھر لڑائی پر جانا ہے اس دفعہ ایک سخت فیصلہ کن جنگ کی

امید ہے ملا یہان سے نزدیک قریباً گئی ہزار فوج کے ہمراہ پڑا ہے +

خاکسار رحمت علی ۲۲ دسمبر ۱۳ء

مذکورہ بالا خط مرحوم کی طرف سے مولوی عبدالکریم صاحب کے نام تہا +

ذیل کا خط سید جلال صاحب کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کے نام ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے

مخدومی و معظمی جناب مولانا مولوی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس جان گداز جگر پاش واقعہ کو تحریر مین لاکر قلم آگے تحریر کو یاری نہین دیتی ہر لفظ پر قلم رُکتی ہی ۔ اور آنسون آنکہون سے جاری ہین وہ خبر یہ ہے کہ ...... ڈاکٹر ون نے تحریر فرمایا ہی کہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب خدا مغفرۃ کرے ۔ مورخہ ۱۰ جنوری کی لڑائی مین جب کہ وہ دشمنون کے زخمون کو بطور ہمارد ی ڈریس کر رہے تھے ۔ ایک ظالم مجروح نے ایک

بھلا ان کی چھاتی مین کھبو دیا اور اس طرح سے اس نونہال احمدی اور موتی کو
ہم سے جدا ای طرح ڈالدی۔ ڈاکٹر رحمت علی کو شاید جماعت احمدی کے کل بھائی جانتے
ہین چنانچہ جماعت افریقہ تو ان کو ان باپ کے تعلق سے بھی زیادہ عزیز جانتی تھی۔ کیونکہ اس دور خطہ مین
انہون تو ہی پہلے ہماری احمدی جماعت کا تخم بویا۔ یہان پر انہی کی طفیل سے جماعت احمدی تھوڑی
ہوئی انکی بردباری حلیم مزاجی۔ خشیت اللہ وغیرہ ہر ایک ان تیس آدمیون کے لئے ایک نمونہ تھی
باوجود اتنی تکالیف لڑائی کے وہ اپنے آقا کی حکم پہنچا لے اور خطوط کا جواب وغیرہ اور اپنے حکم خدا کے بجالانے
مین کبھی طبیعت مین کسل نہ لاتے تھے۔

وہ شخص فدائی قوم تھا اور اس کو دل مین یہ تمنا تھی کہ کوئی وقت اسلام کا بول بالا دیکھے جسکا بیج بذریعہ مبلغین
بویا گیا تھا لیکن افسوس کہ ان کی عمر نے وفا نہ کی اور تمام امیدین سینہ مین لے گئے۔ خدا ان کو غریق
رحمت فرماوے اور ان کے عزیز و اقربا اور جماعت احمدی کو صبر جمیل عطا فرماوے یہ بھی شہزادہ عبد اللطیف کی طرح شہید
ہوئے کیونکہ دشمن کے زخمون کو بطور ہمدردی اسلامی ڈریس کرنے لگے تو مار دیئے گئے۔

مین کل جماعت احمدی کی خدمتین مین عموماً اور حضور اقدس اپنے آقا مہدی و مسیح ع کی خدمتین خصوصاً ملتمس
ہون کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جاوے۔ یہان پر ہم پڑھ چکے ہین اور دعا کرین گے۔

مین اپنے آقا سے ملتمس ہون کہ کوئی دعا فرما دین کہ ظالم بلا کا خاتمہ ہو جس نے ایسی قیمتی جانون کو
تلف کیا ہے۔

نیز ان کا جملہ اسباب وصندوق میری پاس ہین اور کتب بھی میرے پاس موجود ہین۔ براہ مہربانی ان کے
بھائی صاحب اور ان کے ورثا سے دریافت کیا جاوے کہ ان کی بابت کیا کرون۔ مین انشاء اللہ تعالی بشرط زندگی
ایک سال بعد واپس آؤنگا اگر کہین تو ہمراہ لے آؤن یا بھیج دون اور بندوبست کرون۔ ملتمس ہون کہ بذریعہ
اخبار البدر والحکم مطلع کیا جاوے۔ کل خط و کتابت بندہ کے نام ہو۔

(احقر۔ سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ سول ہسپتال بمبا)